افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

قادیان کو فتح کرنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ ہوگا

(افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۲۶۔دسمبر ۱۹۳۴ء)

تشہّد ،تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء احسان ہے اور جس قدر بھی اس کا شکر ادا کریں تھوڑا ہے کہ اس نے ہمیں اپنا ذکر بلند کرنے کیلئے اور اپنی تسبیح وتحمید وتمجید کرنے کا موقع پھر ایک بار اس مقام میں عطا کیا جس مقام کو اُس نے اپنی صفات کے ظہور کا اِس زمانہ میں مرکز مقرر فرمایا ہے۔

ہم اُن دنوں کو نہیں بھول سکتے جب کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد دنیا میں پڑی تھی اور جب کسی شخص کے وہم وگمان میں بھی نہ آ سکتا تھا کہ وہ بستی جسے اِس کے ضلع کے لوگ بھی نہ جانتے تھے کسی وقت سارے جہان کا مرجع بن جائے گی۔ کبھی وہ وقت تھا کہ وہ شخص جس کے متعلق بعض دفعہ اُس کے والد کے گہرے دوست بھی اُس کا نام سن کر کہا کرتے تھے کہ ہمیں نہیں معلوم تھا مرزا غلام مرتضٰی صاحب کا کوئی اور بیٹا بھی ہے۔یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد کے دوستوں میں سے کئی ایسے تھے جو سالہا سال کی ملاقات کے بعد یہ معلوم نہ کر سکے تھے کہ مرزا غلام قادر صاحب کے سِوا ان کا کوئی اور بیٹا بھی ہے کیونکہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ گوشۂ تنہائی میں رہتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے عادی تھے۔ اِس وقت ہمارے ایک دوست سٹیج پر میرے پاس ہی بیٹھے ہیں، وہ سنایا کرتے ہیں ابتدائے ایام میں یعنی اپنی ابتدائی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کے والد صاحب مقدمات کی پیروی کیلئے بھیج دیا کرتے تھے۔ ایک اہم مقدمہ چل رہا تھا جس کی کامیابی پر خاندانی عزت اور خاندان کے وقار کا انحصار تھا حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے والد صاحب نے لاہور بھیج دیا کہ وہاں جا کر پیروی کریں چنانچہ آپ لمبا عرصہ جو مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے قریب تھا لاہور رہے۔ قادیان کے سید محمد علی شاہ صاحب لاہور میں رہتے تھے' اُن کے پاس آپ ٹھہرے اور انہوں نے اپنے ایک دوست کی گاڑی کا انتظام کر دیا کہ جب چیف کورٹ کا وقت ہو آپ کو وہاں پہنچا آیا کرے اور جب وقت ختم ہو جائے آپ کو لے آئے۔ یہ بیان کرنے والے دوست کے والد صاحب کی گاڑی تھی۔ کئی دنوں کے انتظار کے بعد جب فیصلہ سنایا گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی سید محمد علی شاہ صاحب کے گھر آ گئے۔ سید صاحب نے پوچھا آج آپ گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی آ گئے۔ آپ بڑے خوش خوش تھے۔ فرمانے لگے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا اس لئے میں پہلے ہی آ گیا۔ سید صاحب نے آپ کی خوشی کو دیکھ کر سمجھا' مقدمہ میں کامیابی ہوئی ہوگی مگر جب پوچھا کہ کیا مقدمہ جیت گئے تو آپ نے فرمایا۔ مقدمہ تو ہار گئے مگر اچھا ہوا جھگڑا تو مٹا' اب ہم اطمینان سے خدا تعالیٰ کو یاد کر سکیں گے۔ یہ سُن کر سید صاحب بہت ناراض ہوئے' اُس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ نہیں کیا تھا اور جب آپ نے دعویٰ کیا تو بھی کچھ عرصہ تک سید صاحب مخالف رہے' انہوں نے ناراض ہو کر کہا اِس مقدمہ کے ہار جانے سے تو آپ کے خاندان پر تباہی آ جائے گی اور آپ خوش ہو رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ نے کہا تھا وہ پورا ہو گیا۔

دعویٰ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ حالت تھی آپ دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہتے تھے۔ آپ فرماتے اُسی خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک اُس نے مجھے مجبور نہیں کر دیا کہ دنیا کی اصلاح کیلئے کھڑا ہوں' اُس وقت تک میں نے دنیا کی طرف توجہ نہ کی۔ گویا روحانی طور پر آپ غار حرا میں رہتے تھے جس میں رہتے ہوئے آپ کو دنیا کی کوئی خبر نہ تھی اور دنیا کو آپ کی کوئی خبر نہ تھی۔ اُس وقت خدا تعالیٰ نے آپ کو خبر دی فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ [1] یعنی وہ وقت آ گیا ہے کہ ہماری مدد تمہارے لئے نازل ہو' دنیا میں تمہارا نام پہچانا جائے۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''[2]۔ پھر فرمایا۔ ''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا''[3]۔

اب آپ لوگوں میں سے قریباً ہر شخص اس بات سے آگاہی رکھتا ہے کہ کتنے زور آور حملوں

سے ہر ایک کا دل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے فتح کیا گیا اور کس طرح دنیا کے کناروں تک خدا تعالیٰ نے اس شخص کا نام پہنچایا جسے پہلے دنیا جانتی نہ تھی اور جب جانا تو اس لئے جانا کہ آپ کے نام کو مٹا دے۔

آج کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم احمدیت کو مٹا دیں گے، بعض کہتے ہیں کہ ہم نے احمدیت کو مٹا دیا، بعض اپنے ناموں کے ساتھ فاتح قادیان بھی لکھتے ہیں لیکن ہر بینا آنکھ اور ہر عقلمند انسان اس بات کو دیکھتا اور سمجھتا ہے کہ قادیان کو فتح کرنے والا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا اور نہ ہوگا بلکہ قادیان ہی دنیا کو فتح کر رہی ہے۔ بھلا اس گوشۂ گمنامی کی بستی کے متعلق جہاں آنے کیلئے یکہ کی سواری بھی میسر نہ آتی تھی، جہاں ہفتہ میں دو دفعہ ڈاک آیا کرتی تھی، کون خیال کرسکتا تھا کہ دنیا کے دور دراز کے گوشوں سے لوگ یہاں آئیں گے، اس لئے نہیں کہ یہاں دنیوی ترقی کا سامان میسر آ سکتا ہے، اس لئے بھی نہیں کہ کسی قسم کا کوئی جسمانی فائدہ حاصل ہوسکتا ہے بلکہ اس لئے کہ یہاں آ کر روحانی غذا حاصل کریں گے۔ یہاں خدا تعالیٰ کے قرب کے دروازے ان کے لئے کھولے جائیں گے۔

اس وقت پنجاب کے بڑے بڑے شہر بھی ایسے نہیں، جہاں ان ممالک اور ان علاقوں کے لوگ آ کر اس کثرت سے رہتے ہوں جیسے کہ قادیان میں آتے اور رہتے ہیں۔ ایسے ایسے علاقوں اور ممالک کے لوگ قادیان میں آتے ہیں جہاں کے لوگ پنجاب سے واقف نہ تھے۔ مدراس کے علاقہ کے لوگ اور مالا بار کے علاقہ کے لوگ جتنی تعداد میں یہاں آتے اور رہتے ہیں، اتنی تعداد میں لاہور میں بھی نہیں ہوں گے۔ اسی طرح سماٹرا اور جاوا کے لوگوں کی یہاں اتنی تعداد ہے جتنی لاہور میں نہ ہوگی۔ یہ بات کس طرح پیدا ہوئی؟ اگر ان الفاظ کے پیچھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے، آسمانی طاقت نہ تھی تو اِن باتوں کو کس نے قائم کر دیا۔ باوجود دنیا کی مخالفت کے خدا تعالیٰ نے ہی اِن پیشگوئیوں کو پورا کیا۔ نادان خیال کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کئے ہوئے سلسلہ کو اپنے منہ کی پھونکوں سے مٹا دیں گے۔ گو ظاہری حالات کے لحاظ سے سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ہے اور اب بھی ایسی حالت میں ہے کہ دنیا کی کوئی چھوٹی سے چھوٹی قوم اور چھوٹے سے چھوٹا فرقہ بھی اس سے زیادہ تعداد رکھتا ہے۔ سِکھ سب سے قلیل قوم ہیں لیکن ابھی سکھوں کی تعداد بھی احمدیوں سے زیادہ ہے، اہلحدیث فرقہ کے مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، شیعہ فرقہ کے مسلمانوں کی تعداد

زیادہ ہے اور حنفیوں کی تعداد تو زیادہ ہے ہی، پھر ہندوؤں کی تعداد بہت زیادہ ہے گویا ہر فرقہ کی تعداد زیادہ ہے پھر باوجود اس کے کہ کسی فرقہ کی ایسی مخالفت نہیں کی جارہی ہے جیسی جماعت احمدیہ کی کی گئی اور کی جارہی ہے مگر باوجود اس کے جماعت احمدیہ بڑھتی گئی، بڑھتی جارہی ہے اور بڑھتی جائے گی۔ میں اپنے الفاظ میں نہیں کہتا کہ اسے کِبر اور تکبر سمجھا جائے۔ مَیں خدا تعالیٰ کے ہی الفاظ دُوہراتا ہوں کہ ان کا بیان کرنا کبر نہیں بلکہ ان کا چُھپانا منافقت ہے کہ مَیں وثوق اور یقین کے ساتھ، اس سے بھی زیادہ وثوق اور یقین کے ساتھ جو مجھے اس بات پر ہے کہ مَیں انسان ہوں، کہتا ہوں اور اُن تک پہنچاتا ہوں جنہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹانے کا بیڑا اُٹھایا ہے کہ وہ اور اُن کی اولادیں، پھر اُن کی اولادیں، اُن کے تمام دوست، اُن کے تمام جتھے اور وہ تمام طاقتیں جو شیطان سے مؤیّد ہیں اور وہ تمام حکومتیں جو دنیا میں قائم ہیں، سب کی سب مل کر بھی اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ سلسلہ جھوٹا ہوگا۔ مگر میں بتا چکا ہوں شیطان اپنے سارے لاؤلشکر سمیت حملہ کر کے دیکھ لے گا، یہ سلسلہ بڑھے گا، بڑھے گا اور ضرور بڑھے گا، یہاں تک کہ وہ جو مٹانے کیلئے کھڑے ہوئے ہیں وہ خود مٹ جائیں گے اور دنیا دیکھ لے گی کہ دنیا کی ہر بستی قادیان کی مظہر بن جائے گی یعنی دنیا کی ہر بستی میں احمدیوں کی حکومت ہوگی اور دوسروں کے مقابلہ میں ان کی تعداد زیادہ ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ یہ جماعت بڑھتی جائے گی حتّٰی کہ وہ لوگ جو جماعت سے الگ رہیں گے، اُن کی وہی حالت ہو جائے گی جو سانسیوں وغیرہ کی آجکل ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ فرمودہ پورا ہو کر رہے گا۔ احمدیت کو مٹانے والے اپنا پورا زور لگا لیں۔ بے شک ہم کمزور ہیں، ہم قلیل التعداد ہیں، ہم بے سروسامان ہیں، مگر یہ ترقی ہونے والی ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا اور یہ ہو کر رہے گی کیونکہ:۔

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

پس اے دوستو! ہمارا کام صرف اتنا ہی ہے جیسے چلتی گاڑی کو ہاتھ لگا کر یہ سمجھ لیا جائے کہ ہم اس گاڑی کو چلا رہے ہیں، حالانکہ گاڑی انجن چلا رہا ہوتا ہے۔ ہماری گاڑی کا انجن، ڈرائیور اور گارڈ خدا ہے، یہ گاڑی اُسی کی طاقت سے چلی، اُسی کی حفاظت میں چل رہی ہے اور اسی کے چلانے سے چل سکتی ہے اور جس گاڑی کا انجن، گارڈ اور ڈرائیور خدا ہو، اس کے لئے کونسا خطرہ ہو سکتا ہے۔ ہمارے لئے تو مُفت کا اجر ہے کہ ہمارے متعلق سمجھا جاتا ہے دین کی خدمت کر رہے ہیں حالانکہ ہم کچھ نہیں کرتے۔ سب کچھ خدا تعالیٰ ہی کر رہا ہے، اُسی نے کرنا ہے اور وہی کرے

گا۔ ہماری حالت تو وہی ہے کہ کسی نے کہا ہے:۔

ہم بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گئے

غرض ہماری لہو لگانے والی بات ہے۔مگر افسوس ہوگا اگر لہو لگانے میں بھی ہم میں سے کوئی کمزوری دکھائے' تلوار چلانا اور اپنا خون پیش کرنا تو بڑی بات ہے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جو تھوڑی بہت قربانی کا موقع انہیں مل رہا ہے' اس سے انہیں اخلاص' محبت' جرأت اور استقلال سے فائدہ اُٹھانا چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل نازل ہوں، اس کی خاص برکتیں حاصل ہوں اور ہم ترقی کے اُس مقام پر پہنچ سکیں جس پر پہنچنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

اس کے بعد ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ دعائیہ الفاظ لکھ کر دیئے ہیں جو آپ نے جلسہ پر آنے والوں کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔ میں وہ سناتا ہوں اور پھر خود بھی دعا کروں گا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''ہر ایک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کیساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے اور اُن کے ہم و غم دور فرما دے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تُجھ ہی کو ہے''[۴]۔آمین ثم آمین

یہ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے دعا ہے۔ میں بھی اسی اصل پر اِس جلسہ کا افتتاح کروں گا۔ باقی اصل افتتاح تو اللہ تعالیٰ نے ہی کیا ہوا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡ اِلَیۡھِمۡ مِّنَ السَّمَاءِ [۵] یعنی تیری مدد وہ کریں گے جن کو الہام ہوگا۔ پس جو بھی یہاں آتا اور جلسہ میں شامل ہوتا ہے' وہ وحی پاتا ہے۔گو اُس کے کانوں نے وحی کی آواز کو نہ سنا مگر اُس کے دل نے سنا اور وہ خدا تعالیٰ کی وحی کا مورد ہوا۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب پر خدا تعالیٰ خاص برکات نازل کرے۔ ان کے نیک ارادے پورے کرے اور ان کے اس اخلاص اور اس خدمت کو قبول کر کے انہیں دین

کیلئے اور زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔ پھر ان پس ماندگان کا جن کے دل جلسہ میں شامل ہونے والوں کے ساتھ ہیں' ناصر اور مددگار ہو۔ ان پر بھی اپنی برکات نازل کرے۔ پھر یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ جو لوگ یہاں آئے ہیں وہ بہتر سے بہتر فوائد اور برکات حاصل کریں اور جب اپنے گھروں میں واپس جائیں تو ان برکات کو وہاں بھی پھیلائیں اور اس طرح خدا تعالیٰ سارے سال کو ہی ان کے لئے جلسہ بنا دے تا کہ ان کا کوئی دن ایسا نہ ہو جو کہ خدا کے لئے جمع ہونے اور دین کی خدمت میں صرف ہونے والا نہ ہو بلکہ ہر روز احباب خدا کے فضلوں اور برکتوں کے وارث ہوتے رہیں۔

بعض دوستوں نے تاریں دی ہیں کہ وہ جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے ان کے لئے دعا کی جائے ان کو میں بھی دعا میں یاد رکھوں گا۔

(الفضل یکم جنوری ۱۹۳۵ء)

۱؎ تذکرہ صفحہ ۶۶۔ ایڈیشن چہارم
۲؎ تذکرہ صفحہ ۳۱۲۔ ایڈیشن چہارم
۳؎ تذکرہ صفحہ ۱۰۴۔ ایڈیشن چہارم
۴؎ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۴۲ مطبوعہ ۱۹۷۱ء
۵؎ تذکرہ صفحہ ۵۰۔ ایڈیشن چہارم